کتے کی خرید و فروخت اور کمائی کا حکم

مجیب: فرحان احمد عطاری مدنی

مصدق: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-11974

تاریخ اجراء: 22جمادی الاخری 1443ھ/26جنوری 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بہار شریعت جلد 2، صفحہ 809، پر لکھا ہے کہ کتا، بلی، ہاتھی وغیرہ کی بیع جائز ہے، جبکہ مشکوۃ المصابیح کی حدیث میں کتے کی قیمت کو حرام قرار دیا گیا، معلوم یہ کرنا ہے کہ حدیث پاک میں ممانعت کے باوجود بہار شریعت میں اس کی اجازت دینے کی کیا وجہ ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

آپ نے کتوں کا ثمن حرام ہونے والی جس حدیث کا ذکر کیا یہ حکم اس وقت تھا، جب کتوں سے نفع لینے کی ممانعت تھی اوران کو قتل کرنے کا حکم تھا، اُس وقت ان کا ثمن لینا بھی حرام تھا، پھر دیگر احادیث میں کتوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا اوران سے کھیتی کی حفاظت اور دیگر کاموں میں نفع حاصل کرنا مباح قرار دیا گیا، تو اس نئے حکم سے کتوں کے ثمن وصول کرنے والی ممانعت منسوخ ہو گئی، چونکہ مختلف اعتبار سے کتوں سے نفع حاصل کرنا، ممکن ہے، لہٰذا جہاں کتے سے کوئی بھی جائز نفع ممکن ہو، مثلاً: چوکیداری یا شکار کے لیے کام آنا تو وہاں کتے کی خرید و فروخت جائز ہو گی۔

مسلم شریف ہی کی روایت ہے: ”عن ابن المغفل قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب ثم قال ما بالھم وبال الکلاب ثم رخص فی کلب الصید و کلب الغنم“ یعنی حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا، پھر فرمایا کتے لوگوں کو کیا تکلیف دیتے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے اور بکریوں کی حفاظت کے لیے کتوں کو پالنے کی اجازت دے دی۔ (صحیح المسلم، جلد2، صفحہ 20، مطبوعہ کراچی)

مسند امام اعظم میں ہے:"رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثمن کلب الصید"یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے کی قیمت لینے کی رخصت دی۔(شرح مسند ابی حنیفۃ،صفحہ 401-402،دار الکتب العلمیہ، بیروت)

شرح مختصر الطحاوی للجصاص میں ہے:"عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب ،والھر الا الکلب المعلم فاباح ثمن الکلب المعلم فدل علی جواز بیع الکلاب التی ینتفع بھا من وجھین:احدھما انہ اذا جاز بیع الکلب المعلم جاز بیع غیرہ من الکلاب لان احدا لم یفرق بینھما والثانی ان ذکرہ الکلب المعلم لاجل مافیہ من النفع فکل ماامکن الانتفاع بہ منھا فھو مثلہ"یعنی :حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے،بلی کے ثمن کی ممانعت فرمائی،مگر سکھائے ہوئے کتے کا استثناء فرمایا اور اس کے ثمن کو مباح فرمایا،تو اس بات نے قابل انتفاع کتوں کی بیع کے جائز ہونے پر دو وجہوں سے دلالت کی۔پہلی وجہ یہ ہے کہ جب سکھائے گئے کتے کی بیع جائز ہے،تو اس کے علاوہ کتوں کی بیع بھی جائز ہے،کیونکہ کسی نے ان دونوں میں فرق نہیں کیا۔دوسری وجہ یہ ہے کہ سکھائے گئے کتوں کا ذکر اس لیے ہے کہ ان سے نفع حاصل کیا جاتا ہے،تو کتوں سے نفع حاصل کرنے والی تمام صورتیں اس کی ہی مثل جائز ہوں گی۔(شرح مختصر الطحاوی للجصاص،جلد3،صفحہ107،دار البشائر الاسلامیہ)

کتے بیچنا جائز ہے،جیسا کہ ہدایہ میں ہے:"یجوز بیع الکلب"یعنی:کتا بیچنا جائز ہے۔(ہدایہ مع الفتح،کتاب البیوع، مسائل منثورۃ،جلد6،صفحہ 245،مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net